



سوال

(90) حدیث (ان الرقی والتماّم والتویذ شرک) اور من استطاع منکم میں تطبیق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ”دم تعویذ اور جادو وغیرہ شرک ہے۔“ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”میرے ایک خالو بچھو کے ڈسے ہوئے کو دم کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے جب دم سے منع فرمایا تو وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ”یا رسول اللہ! آپ نے دم کرنے سے منع فرمایا ہے اور میں بچھو کے ڈسنے سے دم کرتا ہوں۔“ تو آپ نے فرمایا ”تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو اسے ضرور فائدہ پہنچانا چاہئے۔“ تو دم کے موضوع سے متعلق ان جواز و عدم جواز کی احادیث میں تطبیق کس طرح ہوگی؟ نیز اگر بیماری میں مبتلا کسی انسان کے سینہ پر قرآنی آیات پر مشتمل تعویذ لٹکا دیا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس دم سے منع کیا گیا ہے، اس سے مراد وہ دم ہے جس میں شرک ہو یا غیر اللہ کا وسیلہ ہو یا ایسے مجہول الفاظ ہوں جن کے معنی معلوم نہ ہوں اور جو دم ان باتوں سے پاک ہوں وہ شرعاً جائز ہیں اور شفا کے عظیم اسباب میں سے ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ ”دم کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ شرک نہ ہو۔“ نیز آپ نے فرمایا کہ ”جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو اسے ضرور فائدہ پہنچانا چاہئے۔“ ان دونوں احادیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صبح میں بیان فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ ”دم صرف نظر بد اور بخار کے لئے ہوتا ہے۔“ اس کے معنی یہ ہیں کہ جس قدر ان دو چیزوں کے لئے دم زیادہ مناسب اور موجب شفا ہے، کسی اور چیز کے لئے نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے خود دم کیا بھی ہے اور آپ نے کروایا بھی ہے۔ بیماریوں یا بچوں پر دم کا لٹکانا جائز نہیں کہ لٹکائے ہوئے دم کو تماّم (تعویذ)، حروز (تعویذ) اور جوامع کہا جاتا ہے اور ان کے بارے میں صبح بات یہ ہے کہ یہ حرام اور اقسام شرک میں سے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”جو تعویذ لٹکانے اللہ تعالیٰ اس کے کام کو پورا نہ کرے اور جو سچی لٹکانے اللہ تعالیٰ اس کا کام کو پورا نہ کرے۔“ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ”جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔“ نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ”دم تعویذ اور جادو وغیرہ شرک ہیں۔“ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ تعویذ اگر قرآنی آیات یا مباح دعاؤں پر مشتمل ہوں تو جائز ہیں یا حرام؟ صبح بات یہ ہے کہ اس صورت میں بھی تعویذ حرام ہیں اور اس کے دو سبب ہیں (۱) احادیث مذکورہ کا عموم ہر طرح کے تعویذوں کو شامل ہے، خواہ وہ قرآنی ہوں یا غیر قرآنی (۲) ذریعہ شرک کو روکنے کا تقاضا ہے کہ یہ بھی حرام ہوں کہ اگر قرآنی تعویذوں کو جائز قرار دیا جائے تو ان کے ساتھ دیگر تعویذ بھی غلط ملط ہو جائیں گے، معاملہ مشتبہ ہو جائے گا اور ان تمام تعویذوں کے لٹکانے سے شرک کا دروازہ کھل جائے گا۔ یاد رہے کہ شریعت کا ایک عظیم ترین قاعدہ یہ بھی ہے کہ ان تمام اسباب و وسائل کو بھی بند کر دیا جائے جو شرک اور معاصی تک پہنچانے والے ہوں۔ واللہ ولی التوفیق!



فتاویٰ مکہ